صادق جنتری ۱۹۳۱ء میں عمدہ نوحہ سلام و قصائد درج ہیں قیمت ۸؍ محمد کاظم آزاد صادق بک ایجنسی چوک لکھنؤ

۷۸۶

باب جناں

بیاض تاریخوار نوحہ و ماتم

مصنفہ

مصوّر درد جناب مرزا فدا علی صاحب خنجرؔ لکھنوی

حسب فرمائش

محمد کاظم صاحب آزاد مالک و منیجر صادق بک ایجنسی چوک لکھنؤ

باہتمام محمد صادق

در مطبع صادق پریس کاگنج احاطہ گما ل جالی

جدید نوحہ و ماتم منگانے کا پتہ محمد کاظم آزاد صادق بک ایجنسی چوک لکھنؤ یاد رکھیے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب جناں

نوحہ

کہتی تھیں زینب حزیں آؤ مدد کو یا علیؑ
کرتے ہیں ظلم اہل کیں آؤ مدد کو یا علیؑ

قتل ہوا جواں پسر روتے ہیں شاہِ بحر و بر
کوئی نہیں ہے اب قریں آؤ مدد کو یا علیؑ

چلتی ہیں آندھیاں سیاہ چار طرف کو ہے تباہ
عرش میں تڑپے ہیں شاہ دیں آؤ مدد کو یا علی

چھپتا ہے ابر میں قمر لیتا نہیں کوئی خبر
کرتی ہے قتل فوج کیں آؤ مدد کو یا علیؑ

سینے پہ شمر ہے ستم حلق پہ خنجر دو دم
ہوتے ہیں ذبح شاہِ دیں آؤ مدد کو یا علیؑ

پیاس سے حال ہے تباہ کرتے ہیں دل کو گرم آہ
مرتے ہیں طفلِ نازنیں آؤ مدد کو یا علیؑ

جلتے ہیں خیمے آہ آہ کرتے ہیں ظلم رو سیاہ
لوٹتے ہیں سپاہیں لعیں آؤ مدد کو یا علیؑ

قافلہ ہے بے ردا ہے سب جورِ جفا سے جاں بلب
کہتے ہیں زین العابدیں آؤ مدد کو یا علیؑ

ناقہ پہ ننگے سر ہیں ہم سب سے زیادہ ہے یہ غم
بچے نہ گر پڑیں کہیں آؤ مدد کو یا علی

بیٹھا ہے تخت پر یزید جب لئے ہوئے پلید
طشت میں فرق شاہِ دیں آؤ مدد کو یا علی

حشر تھا شور اک بپا کہتی تھی بنت مرتضےٰ
گھیرے ہوئے ہے فوج کیں آؤ مدد کو یا علی

نوحہ

بولے مسلم کے پسر اب چھوڑ دے حارث ہمیں
دل میں کچھ خالق سے ڈر اب چھوڑ دے حارث ہمیں

خون دشمن سے ہوئے ہیں تیر گھر جا کر گزیں
رحم کر اور دیکھ گھر اب چھوڑ دے حارث ہمیں

لوٹا اسباب خیمہ جلایا ناریوں کو ترس بھی نہ آیا — سر برہنہ ہوئی آلِ حیدر میرے مظلوم بیکس مسافر

ہائے کیسا پھر اب مقدر شام جاتے ہیں ہم قید ہو کر — ظلم ایسا ہوا کب کسی پر میرے مظلوم بیکس مسافر

رحم آلِ نبی پر نہ آیا سر برہنہ عدو نے پھرایا — جب کہ تم سو گئے سر کٹا کر میرے مظلوم بیکس مسافر

کیوں نہ ہوں تنگ زندگی سے میں عابدی ظلم کرتے ہیں جدیہ ناری — چین لینے نہیں دیتے دم بھر میرے مظلوم بیکس مسافر

ایک کہرام برپا ہے خنجرؔ بیبیاں رو رہی ہیں تڑپ کر

بس یہ نوحہ ہے سب کی زباں پر میرے مظلوم بیکس مسافر

نوحہ

بین کرتی تھیں شبیرؑ کی خواہر میں لٹی ہوں اسی سرزمیں پر — مجھے چھوٹا ہے بیکس برادر میں لٹی ہوں اسی سرزمیں پر

رونے دیتے نہیں مجھکو اعدا رحم کرتا نہیں کوئی اصلا — ظلم کرتی ہے فوجِ ستمگر میں لٹی ہوں اسی سرزمیں پر

قتل عونؑ و محمدؑ ہوئے ہیں کھا کے پیکان اصغرؑ موئے ہیں — خاک میں ہے شبیہ پیمبر میں لٹی ہوں اسی سرزمیں پر

ہائے ظالم نے منہ پر طمانچے میری بالی سکینہ کے ہے — سر سے چھینی گئی میری چادر میں لٹی ہوں اسی سرزمیں پر

نعشِ شہ پر یہ زینب پکاری کچھ خبر لی نہ تم نے ہماری — ظالموں نے پھر اک کھلکے سر میں لٹی ہوں اسی سرزمیں پر

تم سے چھٹ کر ملا قید خانہ پھر ہوا آج تربت پہ آنا — پھر یہاں لایا مجھکو مقدر میں لٹی ہوں اسی سرزمیں پر

سر تمہارا ابھی تن سے اُتارا لوٹا خیمے کا اسباب سارا — شام میں آ کے پھر قید ہو کر میں لٹی ہوں اسی سرزمیں پر

حشر برپا تھا اُس وقت خنجرؔ دل پہ چلتے تھے بس غم کے نشتر

رو کے کہتی تھیں جب بنتِ حیدر میں لٹی ہوں اسی سرزمیں پر

نوحہ

بولیں اعدا سے یہ بنتِ حیدر ظالمو میری چادر نہ چھینو — سر برہنہ نہ جاؤنگی باہر ظالمو میری چادر نہ چھینو

لوٹا اسباب خیمہ جلایا قتل کنبہ کیا دل دکھایا — رحم کچھ تو کرو غمزدوں پر ظالمو میری چادر نہ چھینو

جمع ہے ساری خلقت خدا کی حد ہوچکی کوئی جور و جفا کی — نکلوں مجمع میں کیا میں کھلے سر ظالمو میری چادر نہ چھینو
میں ہوں بیٹی علی ولی کی اور نواسی تمہارے نبی کی — مجکو بے پردہ کھینچو نہ باہر ظالمو میری چادر نہ چھینو
للہ بیوؤں پہ جور و جفا ہے کیا ستم پر ستم ہو رہا ہے — کچھ خدا کا بھی تم کو نہیں ڈر ظالمو میری چادر نہ چھینو
والی وارث نہیں کوئی اپنا ہو گیا قتل کنبہ نبی کا — رحم کھاؤ مری بے کسی پر ظالمو میری چادر نہ چھینو
پردہ پوش ایک کنبہ رہا ہے لوٹ لینا کب اس کا روا ہے — اب ستاؤ نہ بہر پیمبر ظالمو میری چادر نہ چھینو
تھی جو بیٹی تمہارے نبی کی رات کو جسکی میت اٹھی تھی — میں اسی فاطمہ کی ہوں دختر ظالمو میری چادر نہ چھینو
میرے بھائی کو بے جرم مارا ہے مہمان کا سر اتارا — کی دغا ہائے گھر میں بلا کر ظالمو میری چادر نہ چھینو

ناریوں نے سنا کچھ نہ خنجر لے گئے سر سے زینب کے چادر
ہائے کہتی رہی وہ یہ رو کر ظالمو میری چادر نہ چھینو

نوحہ

ہیں الم میں مصروف بکا مارے گئے سرور واویلا — ہوں خاک بسر سب اہل حرم ہائے مارے گئے سرور واویلا
وہ سینۂ شہ اور شمر عدو ہائے مومنو دل ہے غم سے لہو — وہ کند چھری اور خشک گلا مارے گئے سرور واویلا
جب تن سے ہوا سر شہ کا جدا خوں چرخ سے برسا رن کانپا — آنے لگی یہ کانوں میں صدا مارے گئے سرور واویلا
آنکھیں لہو سے سر ناپلک خیمے پہ گیا شہ کا گھوڑا — رو رو کے ہر اک بی بی نے کہا مارے گئے سرور واویلا
دیکھا سر شہ جب نیزے پر سیدانیاں بولیں پیٹ کے سر — ہے ہے کوئی اب پرساں نہ رہا مارے گئے سرور واویلا
چھینی گئی جب زینب کی ردا رخ کر کے نجف کی سمت کہا — فریاد کروں کس سے بابا مارے گئے سرور واویلا
کہتی تھی سکینہ ہائے پھوپی سیدانیو کیسی حشر ہے کی — اب سر پہ ہے بابا نہ چچا مارے گئے سرور واویلا
جس دم یہ چلے کوفہ کو لعیں فرمانے لگے سجاد حزیں — ہم قید ہوئے گھر بار لٹا مارے گئے سرور واویلا
کیوں خوں نہ روئے حیدر حسن اٹھا شکلے اور تیک عنا — ہے آل نبی پر سخت جفا مارے گئے سرور واویلا

رستے میں کوئی گر پوچھتا تھا کہ ملتے تھے اس زین العبا ۔ رہتی یہ لہو پیاسوں کا بہا مارے گئے سرور واویلا

خنجرؔ یہ فلک کی جور و جفا کس طرح لکھوں دل شق ہے مرا

دربارِ یزید اور آلِ عبا لائے گئے سرور واویلا

نوحہ

پیاسا ہوا شہید جو دلبر حسینؑ کا ۔ خوں ہو کے بہ گیا دلِ مضطر حسینؑ کا

کڑیل جواں کی لاش پہ رو دیے [illegible] اس طرح ۔ آنکھوں کا نور لے گئے اکبر حسینؑ کا

جب حرملہ کے تیر سے زخمی ہوا گلا ۔ منہ دیکھنے لگے علی اصغر حسینؑ کا

اب کون کربلا کی مصیبت میں ساتھ دے ۔ ایک ایک شہید ہو گیا یاور حسینؑ کا

نرغہ ہے دشمنوں کا شہِ تشنہ کام پر ۔ جز رب کسی نہیں کوئی یاور حسینؑ کا

جب پشتِ زیں سے راکبِ دوشِ نبی گرا ۔ سر کاٹنے بڑھے وہ ستمگر حسینؑ کا

[illegible] کے اہلِ حق گرے بغش خاک پر ۔ نیزے پہ جب بلند ہوا سر حسینؑ کا

[illegible] بھرا بھرا کے دشمن بھی رو دیئے ۔ لوٹا جب اشقیا نے بھرا گھر حسینؑ کا

دفنا دیا ہے کشتوں کو سب شامیوں نے آہ ۔ اک بے کفن تھا جسمِ مطہر حسینؑ کا

لازم ہے سر برہنہ ہوں اہلِ عزا تمام ۔ کنبہ ہے کربلا میں کھلے سر حسینؑ کا

غش آ گیا سکینہ کو دربارِ شام میں ۔ دیکھا جو طشت میں سرِ انور حسینؑ کا

پرسش کئے بغیر فرشتے پلٹ گئے ۔ آیا لحد میں نام جو لب پر حسینؑ کا

جاگیر میں ملے گا ریاضِ جناں ضرور

خنجرؔ ہے ابتدا سے ثنا گر حسینؑ کا

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

ماتم

لختِ دلِ زہراؑ کا تہِ تیغ گلا ہے — کیوں چرخِ جفا کار یہ کیا طرزِ جفا ہے
ہجرت کے لیے اہلِ عزا خاک اڑاؤ — اب خاتمۂ پنجتنِ پاک ہوا ہے
اکبر کو جواں دیکھ کے بولی اجل افسوس — اٹھارہ ہی سال ابھی نام خدا ہے
زینب نے کہا قتل نہ کر بھائی کو میرے — لے شمر یہ نورِ نظرِ شیرِ خدا ہے
بے گور و کفن ہے شہِ مظلوم کا لاشہ — خیمے میں نبی زادیوں کے حشر بپا ہے
ہے نوکِ سناں پر تو سرِ سبطِ پیمبر — جلتی ہوئی ریتی پہ تنِ پاک پڑا ہے
افسردہ ہوئے سب گلِ نوخیزِ امامت — زہراؑ کا چمن دشت میں برباد ہوا ہے
صد حیف جو تھا قبلۂ حاجاتِ دو عالم — خواہر اسی مظلوم کی محتاجِ ردا ہے
اک قافلہ جاتا ہے رسن بستہ سوئے شام — ہر طفل و جواں جس میں گرفتارِ بلا ہے
سر ننگے ہے دربار میں سب آلِ نبی کی — چادر ہے نہ برقع ~~ہے~~ مقنع نہ ردا ہے

خنجر! شہِ کونین تہِ تیغِ لعیں ہے
سب شیعوں میں ہنگامۂ فریاد و بکا ہے

ماتم

عباسِ دلاور پہ فوجوں کی چڑھائی ہے — نرغے میں لعینوں کے سرور کا فدائی ہے
لاشِ علی اکبر پہ بانو نے کہا رو کر — میں کوکھ جلی دکھیا لٹتی ہوں دہائی ہے
اصغر کو چھپائیں گے اعدا کی نگاہوں سے — تلوار سے سرور نے اک قبر بنائی ہے
زینب نے کہا رو کر پانی نہ ملا ہے ہے — چوبیس پہر گزرے پیاسا مرا بھائی ہے
پامالِ سمِ اسپاں قاسم کی جو میت تھی — مشکل سے شہِ دیں نے وہ لاش اٹھائی ہے

سبط شہ دیں بولیں بے دین نہیں سنتے
لوٹے لئے جاتے ہیں خالق کی دوہائی ہے

خط نامۂ صغرا کو کیونکر نہ پڑھیں اکبر
تصویر الم گویا کاغذ پہ بنائی ہے

کفار کے نرغے میں تنہا شہ والا ہیں
چھ لاکھ لعینوں کی سرور پہ چڑھائی ہے

شق سینہ ہوا ماں کا اصغر کی مصیبت پہ
جب اس نے زباں سوکھے ہونٹوں پہ پھرائی ہے

کفار سے کہتے تھے عباس کہ ہٹ جاؤ
ہم شیر ہیں قبضے میں دریا کی ترائی ہے

جاری ہے لہو خنجر از زخم علی اکبر سے
سینے پہ سناں کیسی ظالم نے لگائی ہے

نوحہ

ماں کہتی تھیں کیوں خواب میں آتے نہیں اکبر
اب چاند سی صورت بھی دکھاتے نہیں اکبر

لاشہ نہیں تمھیں ڈھونڈتی پھرتی ہوں مری جاں
کیوں اپنے قریب مجھکو بلاتے نہیں اکبر

پھل برچھی کا کھایا ہے کہاں رن میں بتاؤ
کیوں زخم جگر ماں کو دکھاتے نہیں اکبر

بے وارثوں پہ فوج ستم کی ہے چڑھائی
خونخوار لعینوں سے بچاتے نہیں اکبر

ہے پیاس کی تکلیف سے بے چین سکینہ
ماںجائی کو پانی بھی پلاتے نہیں اکبر

نوحہ

ماں کہتی تھیں ہے ہے مری نادان سکینہ
اس خواب سے اٹھ میں ترے قربان سکینہ

حسرت تھی ترے بیاہ کی مجھ کو کھ جلی کو
پورا نہ ہوا دل کا یہ ارمان سکینہ

اب شمر کے صدموں سے ملی تم کو رہائی
لو سختیاں سب ہو گئیں آسان سکینہ

تربت میں اکیلے تمھیں نیند آئے گی کیونکر
اس غم سے بچے گی نہ مری جان سکینہ

بند آنکھیں کئے چین سے سوتی ہو زمیں پر | دیکھو پھوپی اماں ہیں پریشان سکینہ
زنداں میں ستم جھیل کے تم مر گئیں بیٹا | اِس چھوٹی سی میّت کے میں قربان سکینہ
زنداں میں ہمیں چھوڑ گئیں بےکس و مضطر | کچھ ماں کا بھی آیا نہ تمھیں دھیان سکینہ
کس بات پہ اِس طرح خفا ماں سے ہوئیں تم | کیوں روٹھ گئیں ہائے مری نادان سکینہ
سوتی ہو پڑی خاک پہ کچھ تم کو خبر ہے | ماں اور ہے کچھ دیر کی مہمان سکینہ
محتاجِ ردا ہوں میں کفن دوں تمھیں کیونکر | کیا قید میں ہو دفن کا سامان سکینہ

خنجرؔ! حرمِ شہ میں تھا ہنگامۂ محشر
ماں روتی تھیں کہہ کہہ کے مری جان سکینہ

الوداع

وقتِ رخصت شاہ فرماتے تھے خواہر الوداع | مرنے اب جاتا ہے یہ بیکس برادر الوداع
آگیا وقتِ شہادت لو خدا حافظ بہن | اب گلا اپنا ہے اور اعدا کا خنجر الوداع
آبِ خنجر سے بجھے گی تین دن کی تشنگی | تر کرے گا لب ہمارے جامِ کوثر الوداع
اے مریضِ ناتواں اللہ کو سونپا تجھے | راحتِ جانِ پدر سجّاد مضطر الوداع
یاورو انصار اپنا سر کٹا کر سو رہے | جاتا ہے اب قتل ہونے ابنِ حیدر الوداع
منتظر ہیں باغِ جنّت میں علیؑ و فاطمہؑ | لینے آئی ہے مجھے روحِ پیمبر الوداع

بیبیاں رونے لگیں خنجرؔ! خیامِ شاہ میں
جانبِ میداں سدھارے کہہ کے سرور الوداع

پھول

ہیں آج مومنو! شہِ گلگوں کفن کے پھول | جانِ بتولؑ و روحِ رسولِ زمن کے پھول

لاشیں اُٹھائیں جس نے شہیدوں کی تابہ ظہر
ہیں اُس غریب کشتۂ رنج و محن کے پھول
غربت میں جو شہید ہوا تشنہ گرسنہ
ہیں مجلسِ عزا میں اُسی بے وطن کے پھول
جس شیر کے لعینوں نے شانے جدا کئے
ہیں دشتِ نینوا میں اُسی خستہ تن کے پھول
لازم ہے نوجوانوں کو سینہ زنی کریں
اُٹھتے ہیں آج ہم شبیہ رسول زمن کے پھول
روحِ حسنؑ کو دیجئے پُرسہ بہ شور و شین
برپا ہوئے ہیں قاسمِ گل پیرہن کے پھول
معصوم شیرخوار کا تیجہ ہے مومنو!
بچے اُٹھائیں اصغرِ غنچہ دہن کے پھول

غنچے رسولِ پاک بھی آتے ہیں خلد سے
اہلِ عزا اُٹھاتے ہیں جیسے پنجتن کے پھول

چالیسواں

رو کے زینب نے کہا اشک بہاؤ صغرا
باپ کا ہوتا ہے چالیسواں آؤ صغرا
جب چلے شاہ مدینے سے تو بیٹی سے کہا
ہم نے اللہ کو سونپا تمہیں جاؤ صغرا
شہ نے سینے سے لگا کر کہا بس صبر کرو
اب نہ رو رو کے مرے دل کو کڑھاؤ صغرا
کنبہ سب قتل ہوا رہ گئے سجادِ حزیں
کربلا میں صف ماتم کو بچھاؤ صغرا
چھین لی سر سے ردا شمرِ لعیں نے میری
کوئی چادر ہو اگر لاکے اُڑھاؤ صغرا
ہوا بے غسل و کفن دفن تمہارا بابا
آؤ اب قبر پہ تم اشک بہاؤ صغرا
پہنچیں جس وقت وطن میں تو کہا زینب نے
پُرسہ بابا کا مجھے دینے کو آؤ صغرا
تیرے ہو گئے میدان میں اصغر بھی شہید
دودھ پہ فاتحہ بھائی کا دلاؤ صغرا

تجھ کے پیارے ہوئے سب قتل عزیز و یار
نذر پانی پہ شہیدوں کی دلاؤ صغرا

سلام

ہائے کیا وقت آ گیا آلِ پیمبر کے لئے
بے کفن بھائی، بہن محتاج چادر کے لئے

رہ گیا یہ مشغلہ سجادِ مضطر کے لئے
باپ کا ماتم کبھی گریہ برادر کے لئے

جب جھکایا سر ہوا ملکِ معانی میں فروغ
اک ہنر ہے خاکساری بھی سخنور کے لئے

دن سے روشن تر نظر آئے گی اب شامِ لحد
شمعِ داغِ شاہ لایا ہوں میں اس گھر کے لئے

مثلِ پروانہ ہوئے شمعِ امامت پر نثار
تھیں دعائیں سب رفیقانِ دلاور کے لئے

چادریں لٹنے لگیں جب بیبیوں کی بعدِ عصر
آندھیاں شالِ عزا لائیں کھلے سر کے لئے

رن میں چھوٹی سی لحد تیار کرتے ہیں حسینؑ
اور ماں ڈیوڑھی پہ ہے بے چین اصغر کے لئے

رو کے کہتی تھیں سکینہ اے پھوپی دیکھو یہ ظلم
کان زخمی کر دیئے ظالم نے گوہر کے لئے

شاہ کہتے تھے لعینو! کیا یہی ہے شرطِ جنگ
لاکھ تلواریں کھنچی ہیں اک مرے سر کے لئے

کہتی تھیں بالی سکینہ دم گھٹا جاتا ہے ہائے
کھول دے حیدر گلا ظالم پیمبر کے لئے

روزِ عاشورہ گلے خود رکھ دیئے تلوار پر
تھے بہت بیتاب پیاسے آبِ خنجر کے لئے

کم دو منعم سے نہیں یاں حرصِ دنیا کی جگہ
شیشۂ دل ہے شرابِ حبِ حیدر کے لئے

اے فرشتو! قبر میں جو پوچھنا ہے پوچھ لو
آ گئے مشکل کشا امدادِ خنجر کے لئے

سلام

حوریں آراستہ ہیں، قصر سجے جاتے ہیں
غل ہے جنت میں حسینؑ ابن علیؑ آتے ہیں

رن میں ہے آمدِ ابن اسد اللہ کی دھوم
لشکرِ شام کے ہتھیار گرے جاتے ہیں

خوفِ عصیاں ہے تو رو لیجئے شہ کے غم میں
ایک آنسو میں گنہ سارے دھلے جاتے ہیں

فوج پر فوج چلی آتی ہے قتلِ شہ کو   بچے ماؤں کی صدائیں دئے جاتے ہیں
جامِ کوثر لئے ہاتھوں میں کھڑی ہیں حوریں   تشنہ لب خلد میں انصارِ حسین آتے ہیں
غمِ شبیر میں بہتے ہیں جو آنسو خنجرؔ
زخمہائے شہِ بےکس پہ ملے جاتے ہیں

سلام

ہے سلام اُس پہ جسے اعدا نے مارا تیر سے   جس نے دم توڑا لپٹ کر بازوئے شبیر سے
دل بھر آیا شاہ کا دیکھی جو وہ ننھی سی لاش   دیر تک روئے چمٹ کے لاشۂ بے شیر سے
خلد سے نکلی ہیں حوریں پیشوائی کے لئے   تشنہ کام کربلا آتے ہیں کس توقیر سے
چادریں جب چھینیں جو شامی صبر کرنا اے بہن
شاہ فرماتے تھے اپنی خواہرِ دلگیر سے

سنہ ۱۹۴۱ء کے جدید طبع نوحہ جات کی مختصر فہرست

گلشن حسین	۲/	انجمن ظفر ایمان	۱/
گلدستۂ ارم	۱/	فغان کامل	۱/
فغان دعا	۱/	یادگار قید خانہ	۱/
جام غم	۲/	فریاد غم	۱/
جذبات معراج	۱/	مجلس غم	۱/

محمد کاظم صاحب آزاد منیجر صادق بک ایجنسی چوک لکھنؤ

آہ تھی جن کا نہ ہے تو ان کے بن ہم آرام دل — ہوں گے خوش خیر البشر اب چھوڑ دے حارث ہمیں
سر سے سایہ باپ کا بھی اٹھ گیا غربت میں آہ — ہم ہیں دونوں بے پدر اب چھوڑ دے حارث ہمیں
نانی تھی اک مونس اس گھر میں دینے کو پناہ — تھی نہ ہم کو یہ خبر اب چھوڑ دے حارث ہمیں
دکھ یتیمی کا ملا اور قید کی ایذا سہی — الاماں بیداد گر اب چھوڑ دے حارث ہمیں
تیغ تیری دیکھ کر تھراتا ہے قلب و جگر — تجھے جفا ہے بے خبر اب چھوڑ دے حارث ہمیں
آل احمد پر ستم کرتا ہے ظالم کس لیے — کچھ نبی سے شرم کر اب چھوڑ دے حارث ہمیں
بیوا و ناتواں اور بے کس و آشفتہ جاں — ہم ہیں اے بیداد گر اب چھوڑ دے حارث ہمیں
ہم یتیموں نے کیا ہے آہ کیا تیرا قصور — دل میں کچھ انصاف کر اب چھوڑ دے حارث ہمیں
بے کسی [illegible] دونوں نحیف و زار ہیں — آہِ مظلوماں سے ڈر اب چھوڑ دے حارث ہمیں
دکھ بھری آواز سے ہلنے لگا عرش عظیم — ظلم اتنا تو نہ کر اب چھوڑ دے حارث ہمیں
عترت خیر الوریٰ ہیں تو ہمارے خون میں — تیغ آلودہ نہ کر اب چھوڑ دے حارث ہمیں
[illegible] دل [illegible] شعلہ میں — کچھ خدا کا خوف کر اب چھوڑ دے حارث ہمیں

[illegible] تو نہال اس غم سے تھے خنجر بحال
کہتے تھے ہاشم ترا اب چھوڑ دے حارث ہمیں

نوحہ

سید الکربلا میں قیامت بپا ہے آج — تاراج باغِ فاطمہ زہرا ہوا ہے آج
بانو کہتی تھی کہ لاش پہ سہرا تو باندھ دو — بچہ ہمارا بیوی دولہا بنا ہے آج
کیسی [illegible] گی مدینے میں — اٹھارھواں برس تجھے اکبر ہوا ہے آج
عباس و اکبر و علی اصغر ہوئے شہید — دولت کدہ حسین کا ماتم سرا ہے آج

نوحہ جات مُنّے آغا صاحب قبلہ آغا مرحوم

نوحہ

کہتی تھی یہ سکینہ یہ بیاں کرتی تھیں رو رو کے ہائے مرے عمو — جیتی رہی میں مر گئے تم وائے مقدر ہائے مرے عمو

دریا پہ تمہیں اہل جفا نے دیا دھوکا ہے یہ کیا — چبھتا ہے مرے قلب میں اس رنج سے نشتر ہائے مرے عمو

دل میں یہی حسرت تھی کہ جس روز مروں گی دنیا سے اٹھوں گی — روتے ہوئے لے جاؤ گے تابوت اٹھا کر ہائے مرے عمو

ارمان تھا دل میں یہی آپ ہی گئے پانی بھی نہ لائے — حسرت یہ دل ہی رہی بس دل ہی کے اندر ہائے مرے عمو

آجائے رضا مل گئی فردوس کی تم کو فرقت ملی ہم کو — جینے کی سکینہ نہیں اب آہ گھڑی بھر ہائے مرے عمو

زینب کے سنبھالے سے نہیں اب یہ سنبھلتی ہر دم ہے مچلتی — مر جائے گی رو رو کے یقیں ہے یہی کہتی ہے مرے عمو

آغا بھی تو ہے آپ سے صحت کا طلبگار عباس علمدار
ہو جلد شفا اس کو یہ خالق اکبر ہائے مرے عمو

نوحہ

رو رو کے سکینہ نے کہا یاد آئی گا اے شہ کے علمدار — مرنے سے تمہارے ہوئی بے موت نواسی اے شہ کے علمدار

فرقت میں چچا جان کی ہرگز نہ جیوں گی جاں اپنی میں دوں گی — اکبر موئے اصغر موئے میں بھی گئی ناچار اے شہ کے علمدار

کیا نہیں اب کوئی میں خبر کوئی ہماری جینے سے ہوں بیزار — جو دل پہ گزرتی ہے کروں کس سے وہ اظہار اے شہ کے علمدار

تلوار یہ کس نے تمہیں بازو پہ لگائی فریاد الٰہی — بے دم ہو تمہارے در پہ آکر اعدا اے شہ کے علمدار

تیر چلنے لگے ہیں سناں سینے پہ کھائی ذرا حق کی دہائی — بے درد جفا کار سے در پہ آزار اے شہ کے علمدار

بعد آپ کے ظالم سے بڑا خوف ہے ہر دم اب سیدانیوں کو ہم — اب دیکھیے کیا ظلم کریں ہم پہ یہ کفار اے شہ کے علمدار

ویران مدینہ ہوا آنگن ہوا آباد فریاد ہے فریاد — مارا گیا بے جرم دغا سے دیں کا سردار اے شہ کے علمدار

احوال بھتیجی کا ذرا اُسنئے تو اُٹھکر قربان یہ دختر
کس رنج و مصیبت میں پھنسی آپ کی دلدار اے شہ کے علمدار

آقا کا ثنا خواں ہے جو آغا جگر افگار ہے غم میں گرفتار
ہر وقت میں ہے آپ سے صحت کا طلبگار اے شہ کے علمدار

نوحہ

بانو کہتی تھیں مقتل میں رو رو نوجواں میرا مجھسے ملادو
ہو جو ممکن تو صورت دکھادو نوجواں میرا مجھسے ملادو

اُسکی فرقت میں ٹکڑے جگر ہے لوگو بتلاؤ اکبر کدھر ہے
مرگیا ہو تو صورت دکھادو نوجواں میرا مجھسے ملادو

پیاس سے دل تھا بیتاب اُسکا پانی دریا پہ لینے گیا تھا
گر وہاں ہو تو لوگو بلادو نوجواں میرا مجھسے ملادو

جاکے روضے پہ دونگی دُہائی لُٹ گئی میری ساری کمائی
آکے للہ زہرا بچادو نوجواں میرا مجھسے ملادو

رن میں محشر تھا اُس دم بپا آغا بانو کہتی تھیں رو رو کے مولا
نوجواں میرا مجھسے ملادو نوجواں میرا مجھسے ملادو

نوحہ

زینب نے کہا لاشۂ سرور سے لپٹ کر اے میرے برادر
کفناؤں میں کیونکر تمھیں رکھتی نہیں چادر اے میرے برادر

آنکھوں کو ذرا کھول کے دیکھو تو میں واری میت ہے تمہاری
روتے ہیں بیمار علیؑ اور ہیں زنجیر گلے میں اے میرے برادر

کیا ظلم ہے چھینے گئے برقعے بھی ہمارے تم بھی گئے مارے
افسوس کہ بیوہ ہوئیں ہمشیر یونہی کھلے سر اے میرے برادر

سر کاٹ کے ظالم نے چڑھایا ہے سناں پر روشن ہے جہاں پر
روتے کو تمہیں آئے ہیں جنت سے پیمبر اے میرے برادر

گھر چھوڑ کے جنگل میں مصیبت مجھے لائی دیتی ہوں دُہائی
تم مر گئے جیتی رہی کیونکر زینب مضطر اے میرے برادر

عباس سدھارے علی اصغر بھی سدھارے تم بھی گئے مارے
اکبر بھی سدھارے جو تھے مشکل میں یاور اے میرے برادر

تھا وقت قیامت کا عجب حال تھا آغا پھٹتا تھا کلیجہ
سر پیٹ کے یہ کہتی تھیں جب زینب مضطر اے میرے برادر

نوحہ

رو رو کے سکینہ نے کہا لاشِ پدر پر اے بابا حسینا
بے جرم کیا قتل تمہیں گھر سے بلا کر اے بابا حسینا

حضرت شہ کی مجھے لاش مقدر نے دکھائی دیتی ہوں دہائی
اس جینے سے اس وقت مجھے موت ہے بہتر اے بابا حسینا

اس وقت مرا کوئی نہیں پوچھنے والا اے سیدِ والا
فریاد کروں کس سے یہاں کون ہے یاور اے بابا حسینا

حضرت کی سواری تو گئی خلدِ بریں پر روتی ہوں میں مضطر
اس وقت سے کہلائی یتیم آپ کی دختر اے بابا حسینا

حضرت کی جدائی میں مجھے جینا ہے دشوار اب موت ہے درکار
پاس اپنے بلا لیجئے بچی کو بھی سرور اے بابا حسینا

ان آنکھوں سے میں دیکھ لوں وہ روضۂ انور اے خالقِ داور
آغا بھی دعا کرتا ہے یہ ہاتھ اٹھا کر اے بابا حسینا

نوحہ

بین زینب یہ کرتی تھیں کہ زینب کا رواں لٹ گیا میرا بن میں
منتظر ہو گی صغرا وطن میں کارواں لٹ گیا میرا بن میں

کس طرح کی یہ آئی تباہی کوئی زندہ ہے بیٹا نہ بھائی
ظالموں نے ہو کیونکر رہائی کارواں لٹ گیا میرا بن میں

کون فریاد میری سنے اب خاک چھانے کہاں جا کے زینب
والی وارث مرے مر گئے سب کارواں لٹ گیا میرا بن میں

کون میری مدد کو اب آئے کون سب بیکسوں کو بچائے
جلد خالق مجھے بھی اٹھائے کارواں لٹ گیا میرا بن میں

جا کے نانا کے روضہ پہ رو کر بین زینب کریگی یہ مضطر
صاف جنگل میں میرا ہوا گھر کارواں لٹ گیا میرا بن میں

لے خبر کون اس گھر میں آ کر بیکسوں کے نہیں کوئی سر پر
کیا دکھاتا ہے دیکھوں مقدر کارواں لٹ گیا میرا بن میں

غم جدائی کا کیونکر سہونگی بھائی کی لاش پہ میں رہونگی
عمر بھر خاک اڑا کر کہونگی کارواں لٹ گیا میرا بن میں

کس سے اتنا کہے جا کے مضطر بھائیو میں علی کی ہوں دختر
مجھکو پہنچا دو اب میرے گھر پر کارواں لٹ گیا میرا بن میں

مجھسے پوچھے گی صغرا جو رو کر میرے بابا نہ کیوں آئے پھر کر
کس طرح سے کہے گی یہ مضطر کارواں لٹ گیا میرا بن میں

کیسا عابد سے کہتی تھیں رو کر کیا لٹے ہو ا گھر میرے دلبر
ہو گئے بھائی مقتل میں بے سر کارواں لٹ گیا میرا بن میں

غش سے ہشیار ہوا تو بیمار دیکھو جلدی یہ رن میں ہوا کیا — نکلے خیمے سے محشر بپا کارواں لٹ گیا میرا بن میں

صحن میں جا کے دیکھو تو بیمار چرخ پہ دن کو نکلے ہیں تارے — ہیں قیامت کے آثار سارے کارواں لٹ گیا میرا بن میں

ہائے اکبر کی تھی نوجوانی اور پیمبر کی تھا وہ نشانی — ملتی تھی شکل شاہ زمن میں کارواں لٹ گیا میرا بن میں

تپ کی شدت تھی عابد پہ طاری ظلم کرتے تھے اُس پہ ناری — خون جگر کے تھے آنسو سن میں کارواں لٹ گیا میرا بن میں

نہر پہ جا کے شانے کٹائے پھر کے زندہ نہ عباس آئے — تیر تھے سارے زخمی بدن میں کارواں لٹ گیا میرا بن میں

حال ابتر تھا صغرا کا آغا رو رو کہتی تھیں روضہ پہ مولا
پھر نہ آئیں گے بابا وطن میں کارواں لٹ گیا میرا بن میں

نوحہ

بانو شہ مظلوم کے لاشے پہ پکاری ہے ہے مرے وارث — روتی ہوں گھڑی کب سے میں میت پہ تمہاری ہے ہے مرے وارث

افسوس کہ منہ اپنے اُٹھو قبر میں موڑا تنہا مجھے چھوڑا — جاتی ہے بس اب خلد کو جعفر کی سواری ہے ہے مرے وارث

زندہ سالہ مجھے اہل حرم نے ہے نہلایا واحسرت و دردا — بیوہ ہوئی اب کہ جسے پردے کی عاری ہے ہے مرے وارث

افسوس کہ سینے پہ چڑھے شمر تمہارے ادھر کو تکا رے — کچھ خوف خدا سے نہ ڈرے دل میں وہ ناری ہے ہے مرے وارث

فرما نہ گئے کانوں میں کس جا پہ بڑھاپا روتی ہوں میں دکھیا — بہلاؤں یتیموں کو میں کس طرح سے واری ہے ہے مرے وارث

ظالم نے کس ظلم سے مارا تمہیں بھالا اے سید والا — کیا زہر بجھا شمر کا خنجر تھا میں واری ہے ہے مرے وارث

روتا تھا فلک غم سے عجب حال تھا آغا پھٹتا تھا کلیجہ
سو بار کے بانو نے کہا کر کے یہ زاری ہے ہے مرے وارث

نوحہ سواری

بانو کہتی تھیں بالکہ ہماری رن کو جاتی ہے شہ کی سواری — بن میں لٹتی ہے دولت ہماری رن کو جاتی ہے شہ کی سواری

ہائے مجھسے نہیں بیبی صغرا تم تو سوتے ہو جھولے کے اندر — کوئی سنتا نہیں میری زاری رن کو جاتی ہے شہ کی سواری

واری کس گھوں اب میں جاکر کوئی باقی نہیں میرے سر پر — ظلم بے حد کر کے یہ ماری رن کو جاتی ہے شہ کی سواری

ہائے ہاتھوں میں لے لو سر کو چھوڑ دو تنہا نہ اپنے پدر کو — اٹھو بیٹا تمھارے میں واری رن کو جاتی ہے شہ کی سواری

اے سپاہ بے گرے وہ بھی مارے دونوں فرزند زینب کے پیارے — اب اے نوشاہ قاسم کی باری رن کو جاتی ہے شہ کی سواری

کیسی آفت یہ آئی سفر میں کوئی باقی نہیں اب تو گھر میں — موئے اکبر بھی کھا کر کٹاری رن کو جاتی ہے شہ کی سواری

شہ تو جنت کو آغا سدھارے روکے کہتے ہیں سب ان کے پیارے
کون لے گا خبر اب ہماری رن کو جاتی ہے شہ کی سواری

نوحہ

بانو کہتی تھی رن میں مرشد اے ہے علی اکبر — ابر خاک سے اٹھکر مرے سینے سے لپٹ جا اے ہے علی اکبر

یہ چاند سا سینہ ترا اب چاک ہے واری ہے خون جاری — ظالم نے لگایا ہے کس ظلم کا برچھا اے ہے علی اکبر

پوری نہ ہوئیں ہیں امنگیں مرے یوسف ثانی تجھ ماہ لقا کی — اٹھارھویں سال آگیا پیغام قضا کا اے ہے علی اکبر

سینے پہ ہے کیوں ہاتھ ذرا آنکھ تو کھولو کچھ منھ سے تو بولو — ہے درد کہیں آہ کر دکھتا ہے کلیجا اے ہے علی اکبر

کہہ دو علی اکبر کی جوانی کا تصدق یا حضرت بانو
آغا ترا بیمار ہے طالب ہے شفا کا اے ہے علی اکبر

نوحہ

ماں کہتی تھی اٹھو مری غمخوار سکینہ — آتے ہیں لعیں چھیننے گہر بار سکینہ

کہتی ہوں کہ پوتی ہے علی کی نہ ستاؤ — سنتا نہیں اب شمر ستمگار سکینہ

نیند آگئی کیسی تمھیں زندان بلا میں — ہوتی نہیں کیوں خواب سے بیدار سکینہ

آغا کو بچا لینا جہنم سے خدارا
ہے میری دعا تم سے یہ ہر بار سکینہ

تمت

وظائف الابرار مکمل مع ذخیرہ مناقب ومناجات

اس وظائف الابرار پر علمار کرام کے دستخط ہیں اور بہت کافی اضافہ کے ساتھ چھپی ہے۔ فہرست مضامین مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ سورہ یٰسین ۲۔ سورہ فتح ۳۔ سورہ عم ۴۔ سورہ واقعہ ۵۔ سورہ ملک ۶۔ سورہ رحمٰن ۷۔ سورہ دہر ۸۔ سورہ مدثر ۹۔ دعار مشلول ۱۰۔ دعار کمیل ۱۱۔ درود طوسی ۱۲۔ دعار صبد سجان ۱۳۔ دعار منظوم جناب امیرؑ ۱۴۔ دعار توسل ۱۵۔ اسم اعظم ۱۶۔ دعار ہلال ۱۷۔ حدیث کسار ۱۸۔ دعار سباسب ۱۹۔ دعار نور ۲۰۔ دعار صنمی قریش ۲۱۔ دعار عدیلہ ۲۲۔ مناجات
۱۰۔ اعمال عاشورہ
نماز نجہائے سعد ونحس۔ دوازدہ امام (عربی)۔ دعار ابوذر۔ طلب حاجت قیمت ۳ر

دعار مشلول ۱ر دعار نور خرد ۱ر

شیعہ ہفت سورہ مترجم

مولوی فرمان علی صاحب مرحوم۔ اس میں دعار طلب رزق۔ تسبیح نماز شب اور آیۃ الکرسی وغیرہ شامل ہیں۔ قیمت ۶ر

منتخب المصائب المعروف بہ مجالس حسینیہ

مصدقہ سرکار ناصر الملت مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ مدظلہ۔ اس مجموعہ میں بہ احادیث درج ہیں۔ روانگی سے لیکر اسیری اہلبیت تک کے حالات درج ہیں۔ غرضکہ ہر حال میں ایک مجلس مصائب کی درج ہے۔ قیمت ۱۲ر

اعمال عاشورہ ۲ر دعار نور کلاں ۲ر

دعار مشلول ۲ر دعار سباسب ۲ر

دعار کمیل ۲ر مجموعہ مناقب ۳ر

مصائب غم

اس مجموعہ میں نامی گرامی سوزخوانی کے ۱۶ مراثی درج ہیں قیمت ۴ر

شہدا — خونچکاں واقعات کربلا کے چودہ جگرشگاف مضامین کا مجموعہ جسے ہندوستان کے مشہور افسانہ نویس ادیب شہیر عالیجناب سید افضل صاحب نجفی گلشنی نے اپنے مخصوص و دلپذیر انداز کیساتھ مرتب فرماکر عزائے حسینؑ کا نیا باب کھول دیا ہے ہر مضمون طرز بیان کے اعتبار سے بالکل اچھوتا۔ جاذب نظر اور موثر ہے۔ شہدائے کربلا کے سوانح عمری پر اب تک کسی اہل قلم نے اس جدت طرازی اور نوعیت سے روشنی نہیں ڈالی تھی۔ واقعات مستند و معتبر کتابوں سے ماخوذ ہیں۔ قیمت

ملنے کا پتہ محمد کاظم صاحب آزاد منیجر صادق بک ایجنسی چوک لکھنؤ

خنجر احرم میں آئی ہے کڑیل جواں کی لاش
سیدانیوں کے خیمے میں ماتم بپا ہے آج

نوحہ ۱

زینب نے کہا بھائی پہ جانیں کرو قرباں اے عون محمدؐ
ماں تم پہ فدا جاؤ سدھارو سوئے میداں اے عون محمدؐ

نادان ہو تم کثرت لشکر سے نہ ڈرنا بھی کھول کے لڑنا
تیغوں کی گھٹا چھائے تو ہونا نہ ہراساں اے عون محمدؐ

شیروں میں پلے ہو تو شجاعت بھی دکھانا کچھ خوف نہ کھانا
مشہور زمانے میں ہو زور شیر دلاں اے عون و محمدؐ

جو تیر ستم سہیں نہ ملا پانی کا قطرہ پھٹتا ہے کلیجہ
سیراب ہوا جام شہادت سے مری جاں اے عون و محمدؐ

اولاد کو میں بھائی پہ قربان کروں گی حسرت تھی یہ دل کی
پالا تھا اسی دن کیلئے تمکو مری جان اے عون و محمدؐ

مرنے کی رضا مانگے جو شکل پیمبر ایسا نہ ہو دلبر
پہلے نہ چلے جائیں کہیں اکبر ذیشاں اے عون و محمدؐ

بھائی سے رضا لینے میں تاخیر نہ کرنا قدموں پہ سر رکھنا
روکیں جو اگر تمکو تو رو دینا مری جاں اے عون و محمدؐ

ماں کے لئے جی میں کوئی وسواس نہ لانا دکھ نہ کہنا
مظلوم کا ہر وقت ہے اللہ نگہباں اے عون و محمدؐ

یہ وقت مصیبت بھی گذر جائیگا بیٹا خالق ہے جو بیٹا
تم ہو نہ غم غربت اور سے پریشاں اے عون و محمدؐ

دوزخ سے بچا لیجئے گا روز قیامت پائے نہ اذیت
ناچیز غلام آپکا در خنجر گریاں اے عون و محمدؐ

نوحہ

شاہ کہتے تھے لب نہر نشانی عباسؑ
میرے پیارے مرے دلبر مرے جانی عباس

خشک ہی کاٹا گلا لشکر اعدا نے ترا
وقت آخر نہ پلایا تجھے پانی عباسؑ

مرنے کو جاتے ہیں اکبر او بھیں روکو آکر
خاک میں ملتی ہے اب ان کی جوانی عباسؑ

بیاں اکبر کا مرنے کیلئے جاتا ہے
لوٹی جاتی ہے بھائی کی نشانی عباسؑ

لاش پہ کہتے تھے رو رو کے شہنشاہ زمن — چھُٹ گیا مجھ سے مرا یوسفِ ثانی عباسؑ
پیاس کے مارے سکینہؑ ہے نہایت بیتاب — کوئی اتنا بھی نہیں لائے جو پانی عباسؑ
دشمنوں کے بھی نکل آتے تھے آنسو خنجرؔ
رو کے جب کہتے تھے شہ جعفرِ ثانی عباسؑ

نوحہ

رو کے شہ کہتے تھے اے چاہنے والے بھائی — اے علمدار مرے، گود کے پالے بھائی
اب اکبرؑ ہیں نہ قاسم ہیں نہ عون و جعفر — اک فقط تم ہی خدا تم کو بچا لے بھائی
خاک اس جینے پہ جب قوتِ بازو نہ رہا — دلکو کس طرح یہ دلگیر سنبھالے بھائی
قطع شانے ہوئے دریا پہ، فلک ٹوٹ پڑا — ہائے کیا ظلم ہوئے تم پہ نرالے بھائی
اپنے جینے سے ہے بیزار حسین ابن علیؑ — اب کسی طرح اسے پاس بلا لے بھائی
ظلم اعدا سے ہے اب کون بچانے والا — موت ہی آ کے بچا لے تو بچا لے بھائی
ہے بہت تشنہ دہانی سے سکینہؑ بے چین — ہائے کیونکر اُسے شبیر سنبھالے بھائی
مرگ اکبرؑ سے زمانہ تھا نظر میں تاریک — تم کمر توڑ گئے چاہنے والے بھائی
راہیٔ خلد ہوئے ان کی اجازت لیکر — کر گئے اب ہیں اعدا کے حوالے بھائی
ایکدن بھی نہ کہا بھائی سوا آقا کے — دلِ شبیرؑ کے ارماں نہ نکالے بھائی
چشم خونبار سے بہتا تھا لہو اے خنجرؔ
شاہ فرماتے تھے جب ناز کے پالے بھائی

نوحہ

بین کرتی تھی یہ شبیر کی جانی بھائی — میں فدا آپ پہ اے میرے فدائی بھائی

THIS EBOOK IS DOWNLOADED FROM
SHAAHISHAYARI.COM

LARGEST COLLECTION OF URDU
SHERS, GHAZALS, NAZMS AND EBOOKS.

اب چچا ہیں نہ برادر ہیں نہ عون و جعفر — ظلم تک ہو گئی گھر بھر کی صفائی بھائی

کس نے کاٹا شجرِ باغِ امامت رن میں — کس نے یہ چاند سی تصویر مٹائی بھائی

نوجوانی پہ بھی کچھ رحم نہ آیا افسوس! — کس ستمگار نے برچھی یہ لگائی بھائی

بابا میداں میں لئے جاتے ہیں تشنہ لب کو — بارہی اب اصغرِ بے شیر کی آئی بھائی

جب میداں میں گئے آپ نہ واپس آئے — پھر دوبارہ ہمیں صورت نہ دکھائی بھائی

کربلا میں کوئی بیکس کوئی غمخوار نہیں — کس سے فریاد کرے شاہ کی جائی بھائی

آپ کے بعد سکینہ نہ جئے گی ہرگز — مار ہی ڈالے گا یہ درد جدائی بھائی

آپ تسکین بھی دیتے نہیں اس جانی کو — لاش پہ روتی ہے گردوں کی ستائی بھائی

کوئی غمخوار نہیں آہ نبی زادی کا — کس سے جا کر کہوں قسمت کی برائی بھائی

آپ بھی ہم سے جدا ہو گئے اب غربت میں — یہ زمیں آپ کو بھی راس نہ آئی بھائی

خیمۂ شہ میں بپا تھا ہنگامۂ محشر خنجر
رو کے کہتی تھی سکینہ ہے بھائی بھائی

نوحہ

بین کرتی تھیں بانو کھلے سر مر گیا نوجواں میرا اکبر — کون پوچھے گا دکھیا کو آ کر مر گیا نوجواں اکبر

رحم اعدا نے ہی ہو نہ کھایا ایک قطرہ نہ پانی پلایا — کیوں نہ ہم غم سے ہو جائیں مضطر مر گیا نوجواں اکبر

بیاہ تک میں چائے نہ پائی کوئی مَنَّت بڑھانہ پائی — دل کے ارماں رہے دل ہی گھٹ کر مر گیا نوجواں میرا اکبر

کوئی ہمدرد لوگو بتا دو میرے یوسف کو مجھ سے ملا دو — چین آئے مجھے کیونکر مر گیا نوجواں میرا اکبر

دل میں ارمان تھے میرے کیا کیا اور قسمت میں صدمہ لکھا تھا — ہائے مگڑا ہے کیا مقدر مر گیا نوجواں میرا اکبر

چین آتا نہیں اک دم بھر دل کو سمجھاؤں اپنے میں کیونکر — اب رونا ہی ہے عمر بھر مر گیا نوجواں میرا اکبر

تم تو سینے پہ کھائے سناں ہو قلب مضطر ذرا کیونکر بیاں ہو ۔ اب جیونگی میں کس آسرے پر مر گیا نوجواں میرا اکبرؑ

سال اٹھارھواں کیسا آیا سہرا بچہ انہوں میں بہا یا ۔ سٹ گئی تو بھری بہار مر گیا نوجوان میرا اکبرؑ

شادی کس کی کرے گی جو دیکھا سہرا باندھنے کی تھی کیسی آرزو ۔ دولھا کسکو بنائیگی مادر مر گیا نوجواں میرا اکبرؑ

ہے کیوں نہ اس غم سے ہو حال ابتر جب بانو کہیں رو کے مضطر

بیبیوا خاک اڑ ؤ اب آ کر مر گیا نوجواں میرا اکبرؑ

نوحہ

شہ کہتے تھے مارے گئے پیارے علی اکبرؑ ۔ پیاسے ہی زمانے سے سدھارے علی اکبرؑ

اس چاند سے رخ پر ترے سہرا ابھی نہ دیکھا ۔ حسرت یہی دل میں ہمارے علی اکبرؑ

بچپن ہی میں ماں باپ سے منہ موڑ چلے تم ۔ اٹھارہ برس بھی نہ گذارے علی اکبرؑ

جو تین پہر گرمی میں پانی بھی نہ پایا ۔ ہے خشک زباں پیاس کے مارے علی اکبرؑ

تم تشنہ دہن قتل ہوئے دشتِ بلا میں ۔ اے عالم پیری کے سہارے علی اکبرؑ

کس سمت ہو تم مجکو دکھائی نہیں دیتا ۔ اے لخت جگر آنکھوں کے تارے علی اکبرؑ

روتے تھے ملک اور فلک تھا مضطر!

رو رو کے جو شہ کہتے تھے پیارے علی اکبرؑ

نوحہ

نو کہتی تھی بقیں لاشِ پسر جاگو اے ہنسلیوں والے اصغرؑ ۔ چھٹ کے مادر سے نیند آئی کیونکر جاگو اے ہنسلیوں والے اصغرؑ

رحم بے پیر لعین کو نہ آیا تیر کیسا گلے پر لگایا ۔ سارا کرتا لہو میں ہوا تر جاگو اے ہنسلیوں والے اصغرؑ

لوٹے ٹکڑے ہے غم سے کلیجہ دیکھ کر خالی جھولا تمھارا ۔ کیا اداسی برستی ہے گھر پہ جاگو اے ہنسلیوں والے اصغرؑ

بہنیں نہ بھیجیاں نہ مادر سوئے ہو کیسے زمین پر ۔ صبح قبر بنائیں اس جگہ پہ جاگو اے ہنسلیوں والے اصغرؑ

تیر گلے کا لگا ایسا کاری خوں ابتک گودی سے ہے جاری ہائے دیکھے کن آنکھوں سے مادر جا گولے ہنسلیوں والے اصغر

گو دسری تھیں خموش آئی جا کے جنگل کی بستی بسائی اب جیونگی میں کس آسرے پر جا گولے ہنسلیوں والے اصغر

دیکھو کرتا تمھارا پھٹا ہے خون سارے بدن میں بھرا ہے آؤ کپڑے بدل دوں نہلا کر جا گولے ہنسلیوں والے اصغر

چھ مہینے نہ پورے گذارے سوئے جنت جہاں سدھارے دلکو آرام آئیگا کیونکر جا گولے ہنسلیوں والے اصغر

کچھ تمھیں بھی خبر ہے میں واری آج کیسی ہے یہ آہ و زاری تم کو روتی ہے بانوئے مضطر جا گولے ہنسلیوں والے اصغر

شہ کے خیمے کی حالت لکھوں کیا بیبیوں میں قیامت تھی برپا

بانو رو رو کے کہتی تھی مضطر جا گولے ہنسلیوں والے اصغر

نوحہ

کہتی تھی بصد آہ و بکا شاہ کی دختر پیارے مرے بابا میں آپ سے غربت میں جدا ہو چلی لٹے مقدر پیارے مرے بابا

پیاسے رہے قطرہ کوئی پانی کا نہ پایا سر اپنا کٹایا سوکھے ہوئے حلقوم پہ پھیرا گیا خنجر پیارے مرے بابا

بے گور و کفن خاک پہ ہے آپکا لاشہ وا حسرت و دردا کس چیز کا سایہ کروں چادر نہیں سر پر پیارے مرے بابا

اندھیر ہے آنکھوں سے سجھائی نہیں دیتا رستہ نہیں ملتا پیاسے ہوئے تم کشتہ آب دم خنجر پیارے مرے بابا

عباس کے شانے کٹے اصغر کے لگا تیر برگشتہ ہے تقدیر سینے پہ سناں کھا کے گئے خلد کو اکبر پیارے مرے بابا

فریاد و فغاں کرتی ہیں ہمشیر پھوپی اماں سنتے ہیں یہ ال... راہیدوں پہ ستم کرتی ہے افواج بد اختر پیارے مرے بابا

کیا قہر ہے آپ بھی سنتے نہیں فریاد بیداد ہے بیداد در کان سے چھینے لئے جاتے ہیں ستمگر پیارے مرے بابا

بے جرم و خطا منہ پہ لگائے ہیں طمانچے خونخوار لعینوں نے کیوں آپ بچاتے نہیں مقتل سے آکر پیارے مرے بابا

گھبراتا ہے سینے میں بہت اب دل مضطر سمجھاؤں میں کیونکر تسکین ذرا دیجئے اے سبط پیمبر پیارے مرے بابا

بیکس ہے یہ سجاد نہ غمخوار ہے کوئی کس سے کہیں جی کی روتی ہیں حرم خیمہ پہ بنت شہ صفدر پیارے مرے بابا

اسباب بھی لوٹ لیا خیمہ بھی جلایا کچھ رحم نہ کھایا اب شام لئے جاتے ہیں بے مقنع و چادر پیارے مرے بابا

پھر آپ نے دیکھا یہ ستم اہلِ جفا کا لختِ دلِ زہرا سیدانیاں دربار میں آئی ہیں کھلے سر جا پہ مرے بابا

اک شور اٹھا بیبیوں میں فریاد و فغاں کا خنجر میں لکھوں کیا

رو کر جو سکینہ نے کہا بادلِ مضطر پیارے مرے بابا

نوحہ

بین کرتی تھی بالی سکینہ میرے پردیسی مظلوم بابا
تم کو بے جرم اعدا نے مارا میرے پردیسی مظلوم بابا

کربلا میں ہوئے ظلم کیا کیا ہائے دو گز کفن بھی نہ پایا
جلتی ریتی پہ سوتے ہو تنہا میرے پردیسی مظلوم بابا

پانی دریا سے تھوڑا منگا دو آگ خیمے کی آ کر بجھا دو
ظلم کرنے کو آتے ہیں اعدا میرے پردیسی مظلوم بابا

لوٹ ہوتی ہے آؤ بچا لو اپنے دامن میں مجھکو چھپا لو
دیکھو ظالم نے مارا طمانچہ میرے پردیسی مظلوم بابا

خون سے نہر لویں ہیں دھلا دو شمر سے گوشوارے دلا دو
لٹ گیا ہائے گھر کا کنبا میرے پردیسی مظلوم بابا

جان ہونٹوں پہ آئی ہے کھینچ کر خوف سے کانپتی ہوں میں تھر تھر
دامن آ کر اڑھا دو عبا کا میرے پردیسی مظلوم بابا

دھیان تم کو نہیں اب کسی کا لٹ گیا سارا کنبہ نبی کا
سر برہنہ ہوئیں بنتِ زہرا میرے پردیسی مظلوم بابا

یہ تو بتلاؤ بابا کہاں ہو میری آنکھوں سے تم کیوں نہاں ہو
ایسے جنگل میں چھوڑو نہ تنہا میرے پردیسی مظلوم بابا

حال خنجر حرم کا لکھوں کیا ہر طرف اک قیامت تھی برپا

کہہ رہی تھیں یہ رو کر سکینہ میرے پردیسی مظلوم بابا

نوحہ

بولیں زینب یہ مقتل میں رو کر میرے مظلوم بیکس مسافر
ہائے ڈھونڈے کہاں تمکو خواہر میرے مظلوم بیکس مسافر

دشتِ غربت میں اماں نہ پائی جان تشنہ لبی سے گنوائی
چین پایا نہ گھر سے نکل کر میرے مظلوم بیکس مسافر

نامے لکھ لکھ کے تم کو بلایا اور خنجر گلے پر پھرایا
کوفیوں نے دغا کی سراسر میرے مظلوم بیکس مسافر

کیسا مہمان تم کو بنایا ایک قطرہ نہ پانی پلایا
اب ہے سوکھا گلا زیرِ خنجر میرے مظلوم بیکس مسافر